اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۸ فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۰


# بہار اور یو۔پی کی وزارتوں کا استعفیٰ

سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ جو کئی ماہ سے کانگرس کی توجہات کا مرکز بنا ہوا ہے۔ آخر دو صوبوں کی کانگرسی وزارتوں کے استعفے پر منتج ہوا۔ بہار اور یو۔پی کے وزرائے اعظم نے گورنروں کو ان صوبوں کے سیاسی قیدیوں کی رہائی پر رضامند کرنے کی بہتیری کوشش کی۔ چنانچہ رہائی کے احکام بھی جاری کر دیئے گئے۔ لیکن گورنروں نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۶ (۵) کے ماتحت گورنر جنرل کے حکم پر ان احکام کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔ گورنروں کے اس انکار پر وزارتوں نے استعفے پیش کر دیئے۔

کانگرس نے ابھی تک اس مسئلہ کے متعلق قطعی طور پر اپنے طرزِ عمل کی وضاحت نہیں کی۔ اور نہ سر دست اس امر کے کوئی اور امکانات پائے جاتے ہیں کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ پر دوسرے کانگرسی صوبوں کی وزارتیں بھی مستعفی ہو جائیں۔ اور اس طرح ہندوستان میں آئینی تعطل پیدا کیا جائے۔ اس معاملہ میں کانگرس کے رویہ کا انحصار اس امر پر ہوگا۔ کہ بہار اور یو۔پی کی وزارتوں کے استعفوں کے بعد گورنر ان صوبوں کی اسمبلیوں سے کیا سلوک کرتے ہیں۔ یعنی آیا وہ انہیں توڑ دیتے ہیں۔ عارضی وزارت قائم کرتے ہیں۔ یا موجودہ وزراء کے مشورہ کو تسلیم کرتے ہوئے سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ سیاسی قیدیوں میں سے بہت سے قیدی تشدد کے جرائم کے مرتکب ہوئے تھے۔ لیکن اب جبکہ وہ تشدد سے بیزاری کا اظہار کر چکے ہیں اور آئندہ اس ناپسندیدہ طریق عمل کو سیاسی حربہ کے طور پر ترک کر دینے کا اعلان کر چکے ہیں۔ گورنروں کا انہیں اسیر رکھنے پر مصر رہنا درست معلوم نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں جب گورنروں کو یہ کامل اختیار ہے۔ کہ جب چاہیں۔ رہا کردہ قیدیوں کی سرگرمیوں کو کسی رنگ میں قابلِ اعتراض دیکھ کر انہیں دوبارہ گرفتار کر لیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ انہیں اپنے جدید سیاسی عقیدہ کو عملی رنگ میں صحیح ثابت کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ اس صورت میں معقول وجوہ کی بناء پر اگر ان لوگوں کو دوبارہ قید کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ تو گورنروں کا یہ اقدام اخلاقی لحاظ سے زیادہ وزنی اور سنجیدہ مزاج لوگوں کے نزدیک زیادہ قابل قبول ہوگا۔

اس ضمن میں حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ گورنر جنرل یا صوبجاتی گورنروں کو بہار اور یو۔پی کے موجودہ مخمصہ میں اپنے کسی مفاد کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۶ کو حرکت میں لانے کی فوراً ضرورت لاحق ہو گئی۔ لیکن جب مسلمانوں کے حقوق کا سوال ہو۔ تو پھر تمام دفعات بھول جاتی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جب بمبئی کے مسلمانوں نے اپنے ملی حقوق کو خطرہ میں دیکھتے ہوئے بلدیات میں مخلوط انتخاب کے طریق کو روکنے کے لئے گورنر بمبئی سے استدعا کی۔ تو معذوری ظاہر کی گئی۔ اور کہہ دیا گیا۔ کہ گورنر اس معاملہ میں وزارت کے کاموں میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ حالانکہ اسی ایکٹ کی دفعات ۱۲ (ج) اور ۵۲ (ب) میں یہ بات گورنر جنرل اور صوبجاتی گورنروں کی خاص ذمہ واریوں میں شامل کی گئی ہے۔ کہ وہ اقلیتوں کے جائز حقوق کی حفاظت کریں۔ جب آئین کی تفسیر کا یہ حال ہو۔ تو پھر اس سے کسی خیر کی امید رکھنا بے فائدہ ہے۔

# گائے کی پرستش

مسٹر گاندھی نے وٹھل نگر (ہری پورا) میں گؤ شالہ نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے گائیوں کی اعلیٰ نسل کے فقدان پر اظہار افسوس کیا۔ اور ہندوؤں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ مسلمانوں کی شکایت کرنے کی بجائے خود اپنے گھروں میں گائے کی مناسب دیکھ بھال کا انتظام کریں۔ تا اس کی اعلےٰ نسل ناپید نہ ہونے پائے۔ چاہیے تو یہ تھا۔ کہ مہاشے "ملاپ" خود بھی گاندھی جی کے اس حکم پر عمل کرتے۔ اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتے تا ہندوستان میں گائے کی اعلیٰ نسل برقرار رہتی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ وہ اس موقعہ پر خواہ مخواہ مسلمانوں پر لال پیلے ہو رہے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔ "گؤ رکھشا کے الفاظ پڑھتے ہی ہمارے سامنے فوراً جو خیال آتا ہے۔ وہ گؤ پوجا کا ہے۔ گائے ماتا ہے۔ اس کی پوجا ہونی چاہیئے۔ رکھشا ہونی چاہیئے۔ اس کے فوراً بعد ہمیں مسلمانوں کا خیال آتا ہے۔ پھر بقر عید کا۔ ذبیحہ گاؤ کا۔ بوچڑوں کا اور بوچڑ خانوں کا۔ ان الفاظ کو پڑھتے ہی ہندو سوچنے لگتا ہے مسلمانوں نے ہندوستان کا ستیاناش کر دیا ہے"۔ (ملاپ ۱۶ فروری)

اگر مہاشہ جی کے نزدیک گائے ان کی ماتا ہے۔ تو وہ اس ماتا کی پوجا کرتے پھریں یا اسکا "قبول خود مع پیار کے ساتھ صحیح استعمال" کریں۔ لیکن وہ مسلمانوں سے کیوں یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ بھی ایسا ہی کریں۔ کیا یہ ضروری ہے۔ کہ جس استعمال کو وہ صحیح سمجھتے ہیں۔ مسلمان بھی اسے صحیح سمجھیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کا خیال دل میں لا کر خواہ مخواہ اپنی جان کو ہلکان نہ کریں۔ بلکہ "گؤ پوجا" کے ذریعہ گائے کی اعلےٰ نسل کو برقرار رکھنے کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اور گاندھی جی کا

# مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶-۱۷ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو کل نماز عشاء کے وقت متلی کی شکایت ہو گئی تھی۔ آج صبح بھی طبیعت ناساز تھی۔ مگر دن بھر خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت نسبتاً اچھی رہی +

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو جسم پر پھنسیوں کے باعث تکلیف ہے احباب دعائے صحت کریں +

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب قاضی عبدالحمید صاحب ایڈیٹر "سن رائز" کی اہلیہ صاحبہ گذشتہ شب ۹½ بجے درد گردہ کے باعث بعمر ۲۹ برس لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نعش آج قادیان لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نعش کو کندھا دیا اور قبرستان تک ساتھ تشریف لے گئے مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی ہیں۔ احباب دعا مغفرت کریں۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب قاضی صاحب کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے آج صبح کی نماز کے بعد سے مسجد مبارک میں حدیث کا درس دینا شروع کیا ہے +

## مصری پارٹی پر مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت

گورداسپور ۱۶ فروری۔ شیخ عبدالرحمٰن مصری اور اس کے تین ساتھیوں پر پولیس کی طرف سے دائر کردہ مقدمہ میں آج صفائی کی شہادت پیش ہوئی اور مزید سماعت کے لئے ۲۵ فروری تاریخ مقرر ہوئی۔

## ضروری اعلان

حسب فیصلہ صدر انجمن احمدیہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو اصحاب آسانی سے اپنی اپنی جماعت میں چندہ ادا کر سکتے ہوں۔ ان کو اسی جماعت کے ہمراہ اپنا چندہ ادا کرنا چاہیئے اور جو بوجہ دوری کسی جماعت کے ایسا کرنے سے معذور ہوں۔ انکو نظارت بیت المال سے باقاعدہ براہ راست چندہ بھیجنے کی منظوری لینی چاہیئے۔ ناظر بیت المال

# امانت فنڈ تحریک جدید ہفت سالہ

سابقہ سہ سالہ امانت فنڈ تحریک جدید کا دور ختم ہو چکا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت نیا دور سات سال کا جنوری ۱۹۳۸ء سے شروع ہے۔ ان دنوں احباب کی طرف سے جو خطوط آ رہے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض احباب نے اس فنڈ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اور چونکہ ان کو واپسی امانت کے لئے ایک عرصہ تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ یہ پسند کرتے ہیں۔ کہ آئندہ وہ امانت جائیداد کی بجائے ذاتی امانت میں روپیہ جمع کرائیں۔ تاکہ جس وقت ان کو ضرورت پڑے وہ فوراً اپنی امانت واپس لے سکیں۔ یہ خیال احباب کا ایک لحاظ سے صحیح ہے یعنی ذاتی امانت میں روپیہ جمع کرانے سے انکو اپنا آرام بیشک حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن سلسلہ کے مفاد کو مقدم رکھنا ہر احمدی کا فرض اولین ہے سلسلہ کو ایسے روپیہ کی ضرورت ہے۔ جو ۳ سال تک یا اب نئے دور میں سات سال تک بطور امانت جمع رہے۔ اور دوست اس کی واپسی کا اس میعاد سے پہلے مطالبہ نہ کریں اور اس کے بعد نقد یا جائداد کی صورت میں جسطرح مفاد سلسلہ کا تقاضا ہو۔ واپس وصول کر لیں۔ یہ فنڈ خدا کے فضل سے سلسلہ اور مرکز کے لئے بہت ہی بابرکت ہے۔ اور میں اس موقع پر احباب کی توجہ امانت فنڈ تحریک جدید کے فوائد کی طرف دوبارہ منعطف کرانی چاہتا ہوں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

(۱) "امانت فنڈ کے ذریعے احرار کو خطرناک شکست ہوئی ہے۔ اتنی خطرناک شکست کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کی شکست میں ۲۵ فیصدی حصہ امانت فنڈ کا ہے لیکن باوجود اس قدر فائدہ حاصل ہونے کے دوستوں کا تمام روپیہ محفوظ ہے۔"

(۲) "ہم اس روپے کے ذریعے جماعت کی اقتصادی ترقی کے لئے وہ تمام کام کر سکتے ہیں۔ جو حکومتیں کیا کرتی ہے۔ آخر حکومت تو ہمارے پاس ہے نہیں۔ کہ ہم اپنی جماعت کی اصلاح اور ترقی کے لئے وہ ذرائع اختیار کر سکیں۔ جو حکومتیں اختیار کیا کرتی ہیں لیکن اگر امانت فنڈ میں کافی روپیہ آنے لگ جائے۔ تو ایسے تمام ذرائع اختیار کئے جا سکتے ہیں۔"

(۳) "امانت فنڈ کا استعمال ایسا مبارک اور ایسا اعلےٰ درجے کا ثابت ہوا ہے کہ میں سمجھتا ہوں۔ اگر دس بارہ سال تک ہماری جماعت کے دوست اپنے نفسوں پر زور ڈال کر امانت فنڈ میں روپیہ جمع کراتے رہیں۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے قادیان اور اسکے گرد و نواح میں ہماری جماعت کی مخالفت ۹۵ فیصدی کم ہو جائے۔ اور صرف ۵ - یا ۷ فیصدی باقی رہ جائے۔"

(۴) یہ ایک نہایت ہی اہم چیز ہے۔ جسکی طرف جماعت کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ میں نے کہا تھا۔ کہ جو لوگ اس میں روپیہ جمع کرانا چاہیں۔ وہ ایک روپیہ سے کم رقم جمع نہ کرائیں۔ اور جو ایک روپیہ بھی نہ دے سکیں وہ چند آدمی مل کر جمع کرائیں۔ تاکہ ہر جماعت اس ثواب میں شامل ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں۔ جوں جوں ہماری جماعت ترقی کرتی جائے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے دس بارہ لاکھ روپیہ سالانہ امانت فنڈ میں جمع ہو سکتا ہے۔"

(۵) پس ان تمام فوائد کے ساتھ اگر یہ روپیہ جماعت کی اقتصادی حالت کو مضبوط بنا دے تو کتنی بڑی فائدہ کی بات ہے۔ جماعت کے دوستوں کا روپیہ بھی محفوظ رہیگا اور اقتصادی ترقی بھی ہوتی جائے گی۔"

(۶) "میں نے جو سکیمیں سوچی ہوئی ہیں۔ ان کے ماتحت اگر کسی وقت ۵-۶ لاکھ روپیہ تک امانت فنڈ پہنچ جائے۔ تو ہم بغیر کسی بوجھ کے خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ تمام کام کر سکتے ہیں۔ جو حکومتیں کیا کرتی ہیں۔"

(۷) "غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے۔ کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں۔ ان میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں۔ کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور بغیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے اہم کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ انسان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں۔"

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان ارشادات کے بعد مجھے اور کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ صرف اتنا عرض کر دیتا ہوں۔ کہ جماعت کے کسی دوست کو امانت فنڈ تحریک جدید میں حصہ لینے سے محروم نہیں رہنا چاہیئے

سیکرٹری امانت فنڈ تحریک جدید قادیان

# اصلاحِ نفس اور امنِ عالم کے قیام کے متعلق

## اسلام کی بے نظیر تعلیم

آٹھویں قسم علم کی اصلاحِ نفس کے طریق کے متعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔ یعنی وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے نفس کو سفلی جذبات سے پاک کر لیا۔ اور نامراد رہا جس نے اپنے نفس کو سفلی جذبات کی مٹی میں گاڑ دیا :-

ہر مذہب نے اصلاحِ نفس کے متعلق ہدایات پیش کی ہیں۔ لیکن وہ ہدایات ایسی ہیں۔ کہ جن پر عمل کرنے سے گو سطحی خیالات کے ساتھ ظاہری حالات میں انسان کا نفس صالح بھی معلوم ہو۔ پھر بھی نفس کی گہرائیوں میں وہ گند جو عشق الٰہی کے جذبات شدیدہ اور خدا کی معرفتِ تامہ کاملہ اور خدا کی مظہریت مبارکہ کا لباس پہننے کے سوا ہرگز انسان کے اندر سے باہر نہیں نکل سکتا۔ معمولی اور رسمی طور پر نیک اعمال بجا لانے اور منہیات ظاہرہ سے سطحی پرہیز کے ذریعہ پاک اور دُور نہیں ہو سکتا :-

قرآن کریم نے اصلاحِ نفس کے لئے بہت سے طریق۔ اور ہدایات پیش کی ہیں۔ جن میں سے بعض بطور نمونہ درج ذیل ہیں :-

۱ - خدا کی معرفتِ تامہ کاملہ۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (یعنی خشیت جو عظمت الٰہی کا نتیجہ ہے۔ یہ علم اور عرفان سے پیدا ہوتی ہے)

۲ - دُعاء اور روزہ۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

۳ - صفاتِ الٰہیہ کا ذکر اور کثرت سے مطالعہ (وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا)۔ اور اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ :-

۴ - پہلے انبیاء اور ان کی قوموں کے حالات کا مطالعہ۔ لَقَدْ كَانَ فِىْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ :-

۵ - اہل اللہ کی صحبت۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

۶ - بد لوگوں کی صحبت سے پرہیز۔ لَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ

۷ - اطاعت میں ملکی مشابہت۔ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ :-

۸ - تخلق باخلاق اللہ۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ۔

۹ - خدا تعالےٰ کے حسن و احسان کے ذریعے محبت الٰہیہ کے پیدا کرنے کی کوشش۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

۱۰ - عجز و انکسار۔ اور خاکساری کا احساس دل میں پیدا کرنا۔ اَلَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا۔ ؎

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

اسلام چیز کیا ہے۔ خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

نویں قسم علم کی قیام امن۔ اور اقوامِ عالم کی اصلاح کی تدبیر کے متعلق ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النحل) یعنی اللہ تعالےٰ حکم دیتا ہے۔ عدل۔ احسان اور قرابت داروں کو ہمدردانہ شفقت کے طور پر دینے کے متعلق اور منع کرتا ہے فحشاء اور منکر اور بغی سے خدا تعالےٰ نصیحت کرتا ہے تاکہ تم خدا کی نصیحت کو یاد رکھو۔ اس آیت میں تین طرح کے امُور کے متعلق حکم دیا ہے کہ انہیں عمل میں لایا جائے۔ اور تین طرح کے امور سے منع کیا گیا ہے۔ کہ ان سے بچنا چاہیئے۔ اور ان کے متعلق وعظ اور تذکر کی بابت اس لئے پیش کی ہے۔ کہ یہ امور دُنیا میں قیامِ امن اور اقوامِ عالم کی اصلاح کے لئے ایک نہایت ہی ضروری چیز ہیں۔ جن پر عمل کرنے اور کرانے کے لئے وعظ اور نصیحت کا سلسلہ مداومت کے ساتھ جاری رکھنا چاہیئے۔ پہلے تین امور جن کے کرنے کا حکم ہے۔ یہ بعد کے امورِ منہیہ اور ممنوعہ کے لئے بطور علاج و اصلاح کے ہیں۔ دُنیا میں تمام خرابیاں جو انفرادی اور قومی حیثیت کے طور پر انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔ وہ تین ہی قسم کی ہیں۔ جنہیں ایک بے نظیر حکمت سے اصلاح کے ساتھ صرف قرآن کریم نے ہی اپنی تعلیم میں پیش کیا ہے۔ اوّل اعمال کی خرابی دوسری اخلاق کی خرابی تیسری روحانی خرابی :-

اعمال کی خرابی کے لئے لفظ فحشاء پیش کیا گیا ہے۔ اور اخلاق کی خرابی کے لئے لفظ منکر۔ اور روحانی خرابی کے لئے لفظ بغی۔ اور بقاعدۂ لف و نشر مرتب ہر ایک کے علاج اور تدبیر اصلاح کو ترتیب کے ساتھ ایک دوسرے کے بالمقابل رکھا ہے۔ مثلاً اعمال کی خرابی جو فحشاء ہے اس کی اصلاح کے لئے عدل کو بطور علاج پیش کیا ہے۔ عدل اعمال کی وہ حالت ہے جو افراط اور تفریط سے پاک اور نکتۂ اعتدال پر ہو۔ مثلاً ایک تاجر جو لین دین کے پیمانے دو طرح کے رکھتا ہے۔ بڑے پیمانہ سے لیتا ہے۔ جو اصل وزن سے زائد ہے اور چھوٹے پیمانہ سے دیتا ہے۔ جو اصل وزن سے کم ہے۔ پس یہ دونوں صورتیں عدل اور حالت اعتدال کے خلاف پائی جاتی ہیں۔ ان کی اصلاح کی تدبیر یہی ہو سکتی ہے۔ کہ عملی افراط و تفریط کو دُور کر کے عمل کو عدل کے ساتھ اعتدال کے صحیح نقطہ پر قائم کیا جائے :-

اسی طرح اخلاق کی خرابیاں جن کے لئے لفظ منکر پیش کیا گیا ہے ان کی اصلاح کے لئے احسان کو عمل میں لایا جائے۔ احسان کے کئی معنے ہیں۔ کسی کو اصل حق سے زیادہ دینا بھی احسان ہے۔ جیسے ایک مزدور کی مزدوری ایک روپیہ مقرر تھی۔ اسے ایک روپیہ دینا عدل تھا۔ لیکن اسے بجائے ایک روپیہ سوا روپیہ دیا گیا۔ تو یہ احسان ہے۔ اسی طرح ایک مسکین اور یتیم کو بلا مزدوری کے یوں ہی باحساس شفقت و ترحم کچھ دے دیا۔ تو یہ بھی احسان ہے۔ اور ایک معنے حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمائے ہیں۔ کہ عبادت کے وقت اللہ تعالےٰ کے متعلق ایسا یقین کرنا کہ گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ اور کم از کم یہ تصور ہو۔ کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اور ایک معنے احسان کے حسنات کے مفہوم کے لحاظ سے بھی پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ آیت هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اور آیت وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا میں لفظ احسان انہی معنوں میں پایا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ نیکی کرنے اور حسنات کے بجا لانے کی جزا بھی نیک اور حسنات کی صفت اپنے اندر رکھنے والی ہوگی۔ اور والدین جو اپنی اولاد کے لئے مربی اور محسن ہیں۔ اولاد کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے :-

پس منکرات کے بالمقابل بطور اصلاح حسنات یعنی اخلاق حسنہ ہی علاج ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ منکر دراصل اخلاقِ سیّئہ ہی کا نام ہے۔ جن کی اصلاح اخلاقِ حسنہ ہی کر سکتے ہیں۔ اور اخلاق کا صحیح اور محل اور موقعہ کی رعایت سے استعمال اخلاق حسنہ ہے۔ ورنہ اخلاقِ سیّئہ جیسے نرمی اور حلم بے محل جو دیوثی اور بے غیرتی پیدا کرنے والا ہو۔ اور سختی۔ اور غضب جو بے محل استعمال کرنے سے مغلوب الغضب اور درندوں کی کیفیت پیدا کرنے والا ہو۔ اور جو عقل پر غالب آ کر انسان کو مجنون بنا دے۔

حالانکہ حکیمانہ سختی محل اور موقع کی رعایت سے ڈاکٹر کے اپریشن کی طرح ہوتی ہے اور حکیمانہ نرمی ڈاکٹر کی مرہم کی طرح جس کا زخم اور ضرورت کے لحاظ سے استعمال کرنا نہایت ضروری اور مفید ہوتا ہے۔ پس اخلاق حسنہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے اسی حکمت حکیمانہ پر مبنی ہیں۔ اور اخلاق سیئہ یعنی منکرات بالکل ان کی ضد ہیں۔

اسی طرح روحانی خرابیاں جن کے لئے لفظ بغی استعمال کیا گیا ہے۔ ان کی اصلاح کے لئے ایتاء ذی القربیٰ کو پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کے نبی اور رسول اور والدین اور ہمدرد رشتہ دار اور قرابت والے جو محض فطری طور پر جوش ہمدردی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ جب انسان کے اندر تمام مخلوق کی ہمدردی کے لئے یہ جوش بھر جاتے اور پھر اس ہمدردی کے جذبہ کے ماتحت وہ اپنی خدمات کو خلق خدا کے لئے وقف کر دے تو اس طرح کے اخلاق سے لوگوں کے اندر سے بغی کا زہریلا مادہ سب کا سب نکل جاتا ہے۔ کیونکہ بغی فطری جوش ہمدردی کی ضد واقع ہوا ہے۔ اور جس طرح ایتاء ذی القربیٰ کی فطرت کا انسان محض ہمدردی کے جوش سے دوسروں کے بوجھ اپنے اوپر لے لیتا ہے۔ اور اس کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ بار اٹھائے۔ بغی والا اس کی ضد میں یہ چاہتا ہے۔ کہ ساری مخلوق اس کی خواہشوں کی جو محض بغاوت اور خودی خودپسندی خودپرستی خودروی خودغرضی کے عوارض اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اپنی غذا کو اس کے لئے وقف کر دے اور یہ وہ بلا کی بدی اور روحانیت کا ستیاناس کرنے والی ہے۔ کہ جب اس بدی کا زہریلا مادہ کسی فرد یا کسی قوم میں پیدا ہو جائے تو دنیا میں امن کا قیام ناممکن ہے۔ اور اقوام عالم کے درمیان صلح اور آشتی محال۔ اور بغی کی جگہ ایتاء ذی القربیٰ کا وصف جو تمام مخلوق کی ہمدردی کا جوش محسوس کرنے سے اپنی خدمات کو مخلوق خدا کے لئے وقف کر دینے سے تعلق رکھتا ہے

یہ انسان کے اندر ہرگز پیدا نہیں ہوسکتا جب تک کہ انسان روحانی اور ربانی لوگوں کے طرز زندگی کو اختیار نہ کرے اور تخلقوا باخلاق اللہ کے ارشاد کی مطابقت میں نبیوں اور رسولوں کی جماعت میں شامل نہ ہو جائے۔ جو خدا تعالیٰ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ کے مظہر اتم بننے سے ایتاء ذی القربیٰ کا وہ اعلےٰ نمونہ پیش کرنے والے ہوتے ہیں۔ جس نمونہ کی برکت کا جلوہ عرب کی سر زمین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دکھا کر دنیا سے رخصت ہوئے اور جس کا اثر اب تک مسلسل دنیا میں ظہور فرما ہے۔

خاکسار:۔ غلام رسول راجیکی۔

# پیامِ وفا

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب ذیل تقریر فرمائی

بزرگ بھائیو۔ اور عزیزو۔ اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ مجھے کئی سال کے بعد آج پھر کچھ کہنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد مجھے کچھ کہنے کا موقعہ ملے یا نہ ملے۔ کیونکہ میری زندگی کا ہر سانس مجھے قبر کے نزدیک کر رہا ہے۔

میری زندگی کا ایک بڑا زمانہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں گزرا ہے اور اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور آپکی زندگی کے واقعات اور کارناموں کو اخبار کے ذریعہ دنیا میں پھیلایا۔ اس سارے عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس چیز کو بطور گر سمجھایا کرتے تھے۔ وہی میرا پیغام اور روح پیام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے [illegible] میں ایک شخص نے سوال کیا تھا۔ کہ آپ کے آنے کی کیا غرض ہے۔ حضور نے فرمایا میں لوگوں میں قوت یقین پیدا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ تو مومن میں ایمان لانے کے بعد جب قوت یقین پیدا ہو جاتی ہے۔ تو کسی لغزش کا شکار نہیں ہوتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں میں اور میرے ساتھی جن کو حضور کی صحبت میں بیٹھنے کا موقعہ ملتا رہا۔ وہ جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار فرماتے کہ جماعت ترقی کرے گی اور کئی فتنے پیدا ہوں گے فتنوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں اور ملفوظات میں ذکر موجود ہے اور آپ نے کئی بار اس کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایسے فتنوں کے وقت تم پر فرض ہے۔ کہ جس مقام پر تم کھڑے کئے گئے ہو۔ اسے مستحکم طور پر پکڑے رکھو۔ یہ زمانہ بہت سے برکات کے نزول کا زمانہ ہے۔ وہ وجود جس کے ہاتھ میں ہم نے اپنا ہاتھ دیا ہے۔ وہ کوئی معمولی انسان نہیں۔ اس کے نزول کو اللہ تعالےٰ نے اپنا نزول قرار دیا ہے اور اس زمانہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عظیم الشان وعدے فرمائے ہیں جو آپ لوگوں کے سامنے پورے ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی فطرت میں جب سے آپ نے ہوش سنبھالا ہے۔ اشاعت دین کے لئے غیر معمولی تڑپ رکھی ہے اور ایک مضطرب دل آپ کو دیا گیا ہے۔ جس میں مخلوق الہی کے لئے ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے آپ کا وجود اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے۔

اس سلسلہ میں میں آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تحریک جدید کا اعلان جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال فرمایا ہے۔ وہ آپ لوگوں کے لئے امتحانی پرچہ ہے۔ مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضور نے امسال اتنے ہی چندہ کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ جو پہلے دور کے سال اول میں دیا تھا۔ ان کو سوچ سمجھ کر قدم رکھنا چاہیئے۔ بیشک حضور نے اجازت دی ہے۔ مگر مومن کا قدم آگے کی طرف اٹھتا ہے۔ نہ کہ پیچھے کی طرف ایسا نہ ہو کہ یہ ان کے لئے امتحان ہو۔ اور اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بجائے ترقی کے تنزل کی طرف چلے جائیں۔ یہ زمانہ قربانیوں کا ہے۔ اعتراضات سے مت گھبراؤ۔ اعتراض ہمارے لئے کوئی نئی چیز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بہت سے اعتراض ہوا کرتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جماعت کے مخلصین پر اعتراض ہوا کرتے تھے اور اس زمانہ میں بھی ہو رہے ہیں۔ سو آپ بھائیوں کو چاہیئے کہ اس مالی مشکلات کے زمانہ میں قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

بھائیو۔ یاد رکھو اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو رجس سے پاک قرار دیا ہے۔ ان کی ذات پر کوئی باغیرت احمدی الزام گوارا نہیں کر سکتا تم وفاداری کا مادہ اپنے اندر پیدا کرو۔ اپنے آپ کو منظم کرو اور جو ابتلا بطور امتحان پیش آنے والے ہیں۔ انکا قربانیوں کے ذریعہ مقابلہ کرو کیونکہ اس سے بھی بڑھ کر فتنے آنے والے ہیں۔ پس ابھی سے اپنی زندگیاں وقف کر دو اور اس خدائی متاع کی جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود میں ظاہر ہوئی ہے۔ حفاظت کرو۔ آپ لوگ اپنے آپ کو اس چٹان کی طرح مضبوط بنا دیں جو سمندروں میں ہوتی ہے۔ سمندر کی لہریں آتی ہیں۔ اور اس سے ٹکراتی ہیں اور پھر پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ سو تم بھی ایسے بنو کہ جب فتنے آئیں۔ تو تمہارے قدموں میں کسی قسم کی لغزش پیدا نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا عظیم الشان ارادوں والا اولوالعزم خلیفہ عطا فرمایا ہے جس کی مثال روئے زمین پر نہیں ملتی وہ جماعت کو دور لے جانے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فرشتے اس کی اس مقصد کے پورا کرنے میں مدد کر رہے ہیں۔ پس بھائیو میرا یہی پیغام ہے۔ کہ وفاداری میں آگے بڑھو۔ اپنے فرائض کو پہچانو اور اس وقت کو غنیمت سمجھو۔

# رپورٹ احمدیہ مشن مشرقی افریقہ بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۷ء



یوگنڈا میں دو ماہ قیام کے بعد خاکسار ۲۸ نومبر کمپالہ سے روانہ ہوا۔ اور ٹبورا ۳ر دسمبر پہنچا۔ اور سارا ماہ ٹبورا میں ہی سوائے دو ایک دن کے قیام رہا۔

## تبلیغ میں کامیابی

احمدیہ مسلم مشن ۱۹۳۶ء سے اس علاقہ میں کام کر رہا ہے۔ اور باوجود سخت مشکلات کے جنہیں دیکھتے ہوئے اکثر شیخ صالح ہمارے افریقن مشنری کہا کرتے ہیں۔ کہ "شیخ انہیں بڑا سخت علاقہ تبلیغ کے لئے ملا ہے" خدا کے فضل سے کامیابی ہو رہی ہے۔

ماہ دسمبر میں جو کام اس سلسلہ میں کیا گیا وہ درج ذیل ہے:-

## ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۶ ملاقاتیں افریقن اور دیگر یورپین معززین وغیرہ سے کی گئیں۔ اس تعداد سے یہ نہیں سمجھنا چاہئیے کہ صرف اتنے ہی لوگوں سے ملنے کا موقعہ ملا بلکہ دارالتبلیغ میں عام طور پر افریقن آتے رہتے ہیں۔ اور ان سے گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

یہ تعداد صرف ان ملاقاتوں کی ہے جن کے ملنے کیلئے خاص طور پر خود کوشش کی جاتی ہے۔ یا انہیں دعوت دیکر سلسلہ کے حالات وغیرہ سے واقف کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں خاکسار نے دو دعوتیں کیں۔

پہلی دعوت میں جو ۴ر دسمبر کو کی گئی۔ دو افریقن کو بلایا گیا۔ جن میں سے ایک انسپکٹر آف سکولز کا ہیڈ کلرک اور دوسرا افریقن سکولوں کا افریقن انسپکٹر ہے۔

ابتدا میں افریقن تعلیم کے متعلق بعض باتیں ہوئیں۔ اس کے بعد احمدیت و اسلام کی تعلیم اور حالات پر گفتگو شروع ہو گئی۔ ایک گھنٹہ سے زائد گفتگو ہوئی۔ احمدیہ البم سے فوٹو دکھا کر احمدیت کی ترقی اور احمدیہ مشنز کی جدوجہد سے آگاہ کیا گیا اختتام گفتگو پر افریقن انسپکٹر نے کہا۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ ہمیں ایک انڈین نے دعوت دی۔ اور احمدیہ مشن پہلا مسلم مشن ہے۔ جس کا باقاعدہ نظام دیکھا۔ خدا کے فضل سے وہ اچھا اثر لے کر گئے۔

بعد ازاں دوبارہ اس افریقن انسپکٹر سے ملاقات ہوئی۔ اور اسے اسلام کی خوبیوں اور امتیازی خصوصیات سے آگاہ کرتے ہوئے مسیح کے ابن اللہ ہونے کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اور رسالہ سواحیلی اور کتاب الصلوٰۃ سواحیلی میں اس کے اشتیاق کو دیکھتے ہوئے دی گئی۔

دوسری دعوت ۲۲ر دسمبر کو Mr. Little سپرنٹنڈنٹ پولیس ویسٹرن پراونس اور Mr Baxter ڈسٹرکٹ آفیسر کو دی۔ سکول دکھانے سے قبل انہیں اپنے دفتر میں لا کر احمدیہ البم سے اولڈ انٹروڈکشن پڑھوایا۔ اور ہر ایک فوٹو مختصر حالات بتاتے ہوئے دکھایا اس کے بعد ٹبورا کے احمدیوں کے اجتماع بر موقعہ عید وغیرہ کے فوٹو دکھائے گئے۔ اس طرح سلسلہ کے حالات اور احمدیت کی غیر معمولی ترقی کا علم ان آفیسروں کو دیا گیا۔ بعد ازاں سکول دکھایا گیا۔ بعض لڑکوں سے ڈسٹرکٹ افسر نے گفتگو کی۔ بعض سوالات کئے۔ اور خدا کے فضل سے بہت متاثر ہوا۔ ایک انڈین غیر احمدی سے عید کے روز ایک گھنٹہ کے قریب تبلیغی گفتگو ہوئی۔ ختم نبوت کی حقیقت اور خاتم النبیین کے معانی قرآن مجید و احادیث کی روشنی میں اسے بتائے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات سے آگاہ کرتے ہوئے اسے خدا تعالےٰ سے دعا کرنے کی تحریک کی۔ اللہ تعالےٰ اسے ہدایت دے۔ آمین۔

## اثنا عشری دوستوں سے گفتگو

۱۶ر دسمبر کو ہومبو خاکسار دو ایک روز کے لئے مکرم عطاء الرحمٰن صاحب Station Master کے پاس گیا ہوا تھا۔ وہاں تین اثنا عشری دوستوں سے ملنے کا موقعہ ملا۔ اور خدا کے فضل سے انہیں اچھی طرح سے امام حاضر کے فوائد و برکات سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ امام غائب نہیں۔ اور نہ کوئی عقل اسے تسلیم کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ امام کی ضرورت اور اس کی بعثت کے مقصد کو سمجھ لیا جائے جب بنی نوع انسان کا تزکیہ اور ان کی ہدایت ائمہ کا کام ہے۔ تو پھر امام غائب نہیں ہو سکتا۔ ورنہ مقصد فوت ہوتا ہے خدا نے امام بھیجدیا۔ جو حاضر ہے نہ کہ غائب اب قبول کرنا آپ کا کام ہے۔ اس کے علاوہ ہومبو کے بعض عربوں اور افریقن سے بھی ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی۔

۲۹ر دسمبر Moravian مشن کے بشپ سے ان کے آفس میں ملاقات کی اور عورت کے حقوق۔ تعدد ازدواج اور طلاق کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔

## مطبوعات جدیدہ اور نشر و اشاعت

ماہ دسمبر میں رسالہ سواحیلی دو ہزار کی تعداد میں اکتوبر نمبر شائع کیا گیا۔ سفروں پر گذشتہ چار ماہ رہنے کی وجہ سے دیر سے شائع ہو رہا ہے۔ گذشتہ ماہ کے رسالے وغیرہ بھی اس عرصہ میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

(۱) ٹبورا میں خاکسار نے قرآن مجید حدیث بخاری اور ملفوظات و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس شروع کر رکھا ہے۔ ہفتہ میں پانچ دن بعد نماز مغرب افریقن میں قرآن مجید اور اس کے بعد حدیث بخاری کا درس دیتا ہوں۔ یہی درس تبلیغ کا ذریعہ بھی ہے۔ اور احمدی افریقن کیلئے تعلیم کا باعث۔

(۲) نیروبی میں مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب قرآن مجید کا ہر اتوار کو درس دیتے رہے۔ اور نیروبی سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر میگاڈی میں مکرم چوہدری ڈاکٹر محمد شاہ نواز خاں صاحب قرآن مجید کا بعد نماز صبح اور مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتے رہے۔

(۳) کمپالہ میں مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب ہفتہ میں دو دن قرآن مجید کا درس دیتے ہیں یہاں یہ بیان کرنا غیر مناسب نہ ہوگا۔ کہ کمپالہ میں درس کا طریق اس طرح پر ہے۔ کہ جس رکوع کا درس دینا ہوتا ہے۔ اسے سب دوست باری باری پڑھکر سناتے ہیں اور اس کے بعد ڈاکٹر صاحب اس کا ترجمہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے درس سے لئے ہوئے تفسیری نوٹ سناتے ہیں۔

## عید الفطر

مشرقی افریقہ اور ٹبورا میں بالعموم عید الفطر ۵ر دسمبر کو منائی گئی۔ اس مرتبہ عید الفطر کئی وجوہ کی بنا پر خاص اہمیت رکھتی تھی۔ سب سے بڑی وجہ تو یہ۔ کہ دوران سال میں جو مخالفت کا بے پناہ سیلاب مقامی دشمنوں کی طرف سے اٹھایا گیا تھا۔ اور جس کی وجہ سے حکومت کے عام افسروں کے متعلق یہ خیال عام افریقن میں پیدا ہو چکا تھا۔ کہ حکومت بھی مخالفت پر تلی ہوئی ہے۔ اس کے اثرات معلوم کرنے کیلئے کہ کہاں تک لوگوں پر اس کا اثر ہوا ہے ہمارے لئے کوئی موقعہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ مقدمات کے معاً بعد میں ہائیکورٹ میں اپیل وغیرہ کرنے کے بعد کینیا یوگنڈا کے سفر پر چلا گیا اور عام طور پر یہ مشہور کر دیا گیا۔ کہ شیخ مبارک احمد کو حکومت نے نکالدیا ہے۔ ٹبورا میں میری واپسی کے معاً بعد عید تھی۔ اور یہ موقعہ تھا کہ معلوم ہوتا کہ دشمنوں کی شرارتوں کا عوام پر کیا اثر ہے۔ اور اس کے نتائج کس حد تک ہیں۔ سو عید کا دن خدا تعالےٰ کے فضل سے آیا۔ اور بیشمار خوشیاں ہمارے لئے لیکر آیا۔ موسم خلاف معمول بہت اچھا تھا۔ ½ بجے نماز کا وقت مقرر تھا وقت مقررہ سے چند منٹ قبل خاکسار دار التبلیغ پہنچ گیا۔ دیکھا کہ جوق درجوق لوگ چلے آتے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں صحن بھر گیا۔ سکول کے تین کمروں میں عورتیں آگئیں۔ عورتوں مردوں کو نماز عید کے مسائل اور تکبیروں کے متعلق چند ایک باتیں بتائیں۔ اور نماز شروع کر دی عید ختم ہونے پر عورتوں کو باہر صحن میں ایک طرف بٹھا دیا گیا۔ اور ایک طرف مردوں کو خطبہ عید اوّلاً اردو زبان میں انڈین کے لئے اور پھر عربی میں جس کا سواحیلی میں ساتھ کے ساتھ ترجمہ کیا جاتا رہا۔ افریقن کے لئے خطبہ میں یہ مضمون بیان کیا گیا۔ کہ حقیقی عید دراصل حقیقی مومنوں کے لئے ہے۔ اور اس عید کی حقیقی خوشی کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو حقیقی طور پر خدا تعالےٰ کے فرمانبردار ثابت ہو چکے ہیں۔ اور حقیقی فرمانبرداری بغیر انبیاء کے محال ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں بھی اپنا ایک نبی بھیجا ہے۔ جن کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اور آپ کا ماننا بھی ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسے کسی اور نبی کا۔ اور حقیقی ایمان کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ آپ کی تعلیم کردہ باتیں جو عقائد و اعمال سے تعلق رکھتی ہیں ان پر کاربند ہو جائیں۔ خطبہ نہایت توجہ و سکون کے ساتھ مردوں اور عورتوں نے سنا اور عید مبارک دی۔ کم از کم ۶۰۰ کا مجمع تھا۔ جو احمدیہ دار التبلیغ میں اس عید کے موقع پر ہوا۔ یہ اجتماع بتاتا تھا کہ دشمن اپنے مکروں میں کامیاب نہیں ہوگا اور آخر غلبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادموں کو ہی دیا۔

## تقریریں

عرصہ زیر رپورٹ میں شیخ صالح افریقن مشنری کی اہلیہ صاحبہ افریقن عورتوں میں ہر جمعہ کو صبح کے وقت لیکچر دیتی رہیں خاکسار نے بھی دو لیکچر اس عرصہ میں ان میں دیئے اور خاص طور پر۔ مردوں سے معانقہ کی ممانعت۔ شراب بنانے پینے اور بیچنے کی حرمت اور نماز سیکھنے اور پڑھنے کے متعلق تاکید کی۔ ۱۶ر دسمبر میں ایک افریقن مسجد میں اسلام کی خصوصیات پر لیکچر دیا۔ برادرم عطاء الرحمٰن صاحب نے سواحیلی میں ترجمہ کیا۔ تقریر کے بعد فقہی مسائل وغیرہ کے متعلق دیر تک سوال و جواب ہوتے رہے

## تعلیم

عرصہ زیر رپورٹ میں تعلیمی کام مندرجہ ذیل ہوا۔

(الف) زکریا عبد العزیز کو قراءۃ الرشید حصہ دوم شروع کرایا گیا۔ اور اس کے اکتیس سبق پڑھائے گئے۔ اور ساتھ ساتھ اسے عربی سے سواحیلی میں ترجمہ کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے۔

(ب) قیدیوں کی تعلیم کے لئے ہر آیت وار بعض اوقات ایک گھنٹہ اور بعض اوقات دو گھنٹہ کے قریب وقت خرچ ہو جاتا ہے۔ افریقن قیدیوں کی تعلیم اخلاقی و مذہبی۔ اب شیخ صالح افریقن مشنری کے سپرد ہے۔ وہ ان میں مفید مذہبی لیکچر دیتے ہیں۔ انڈین قیدی اس وقت دو ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مذہبی معلومات میں انہوں نے اچھی خاصی ترقی کی ہے۔ اسلامی اصول کی فلاسفی انہیں پڑھنے کے لئے دی گئی تھی۔ اس کے پڑھنے کے بعد ان کی حالت بالکل بدل گئی ہے۔ اور بارہا کہہ چکے ہیں۔ کہ اس کتاب نے ہماری زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ سواحیلی زبان کی کتابیں وہ پڑھ چکے ہیں۔

(ج) احمدیہ مسلم سکول میں موسمی تعطیلات تھیں اور تعطیلات کے بعد ۱۱ر دسمبر کو سکول کھلا۔ ۲۰ر دسمبر سے ۲۳ر دسمبر تک سکول کا سالانہ امتحان ایک گورنمنٹ سکول کے ٹیچر نے لیا۔ اس ٹیچر پر ہمارے لڑکوں کے متعلق بہت اچھا اثر ہوا اور اس نے انسپکٹر سے اپنے طور پر ذکر کیا کہ اس کے لڑکوں سے شیخ مبارک کے سکول کے لڑکے بہت اچھے ہیں۔

مورخہ ۱۵ر دسمبر برادرم عبد الحی صاحب کے ساتھ ملک سعید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر جو موانزہ سے آئے تھے۔ سکول دیکھ کر ملک صاحب موصوف نے سکول کے طریق تعلیم کے متعلق بہت خوشنودی کا اظہار کیا

کیپٹن ٹل و سپرنٹنڈنٹ پولیس نے سکول دیکھنے کے بعد حسب ذیل ریمارکس دیئے۔

I was impressed with their standard of learning...........

The institution appeared to be well run.

سکول کے لئے ابھی تک ہمیں ٹرینڈ سٹاف مکمل طور پر نہیں مل سکا۔ اس کے لئے کوشش جاری ہے

## تحریری کام

(۱) عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو احمدیہ مسلم سکول کی سالانہ رپورٹ گورنمنٹ کے طلب کرنے پر تیار کرنی پڑی۔

(۲) اس عرصہ میں کے نام سے ایک سواحیلی میں کتاب سوال و جواب کے رنگ میں لکھنی شروع کی گئی۔ اول ترین مقصد یہ ہے۔ کہ سکول کے لڑکوں کو احمدیت و اسلام کی واقفیت عمدگی سے ہو سکے۔ یہ کتاب نصف کے قریب لکھی جا چکی ہے

(۳) اس عرصہ میں چند خطوط غیر احمدی نوجوانوں کو تبلیغی رنگ میں لکھے گئے اور چند ایک خطوط بعض دوستوں کو والدین کی خدمت اور ان کی فرمانبرداری کے متعلق لکھے گئے باقی خطوط کا بیشتر حصہ مشرقی افریقہ کے احباب سے تعلق رکھتا ہے۔

## نئے احمدی

خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک کافی تعداد احمدیت قبول کرنے کے لئے تیار ہو چکی ہے۔ اور وہ بیعت فارم پر کرنے کے لئے کہہ رہی ہے لیکن انہیں ابھی مزید وقت سوچنے کے لئے دیا جا رہا ہے۔ تاہم اس عرصہ میں ۸-۹ احمدیوں کے بیعت فارم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں روانہ کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت دے۔ اور اپنے فضل سے ہم کمزوروں کو قوت دے۔ کہ تبلیغ اسلام اس تاریک علاقہ میں عمدگی سے کر سکیں میں تمام احباب سے دردِ دل سے درخواست کرونگا۔ کہ وہ مشرقی افریقہ میں اشاعت احمدیت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ یہ علاقہ کئی لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے اور اس کا احمدیت کے لئے فتح کرنا جلد سے جلد ضروری ہے۔ لیکن یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے کرم پر منحصر ہے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا کرم احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے ممکن ہو سکتا ہے۔ خاکسار۔ شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ

# فارم تشخیص آمد بابت سال ۳۸-۱۹۳۹ء

فارم تشخیص آمد بابت سال ۳۸-۱۹۳۹ء جماعتوں کو بھیجے جا چکے ہیں۔ آخری تاریخ دفتر ہذا میں واپس پہنچنے کی ۲۸ر فروری ۱۹۳۸ء مقرر ہے۔ لہذا عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ تک ضرور پہنچا دیں۔

(۲) فارم تشخیص کا خانہ عـ۱۸ (بقایا سابقہ) خالی چھوڑ دیا جاتے۔ کیونکہ اس کی خانہ پری ۳۰ر اپریل ۱۹۳۸ء کے بعد ہوگی۔ اس لئے اس کی خانہ پری کی بجائے ۳۰ر اپریل ۱۹۳۸ء تک کے بقایا داروں کی فہرست ۱۵ر مئی تک ۱۹۳۸ء تک ارسال فرمائیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

## مبلغ ہنگری کا پتہ

مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے۔ مبلغ ہنگری نے چونکہ اپنا مکان تبدیل کر لیا ہے۔ اس لئے آئندہ ان کا پتہ حسب ذیل ہوگا

M. Ibrahim Nasir B.A., Magyarorszagi Iszlam Mission Erzsebet Korut 42. III. 19. Budapest. (Hungary)

# وصیتیں

**۴۹۶۹** منکہ مہرالنساء بیوہ شیخ غلام قادر صاحب مرحوم عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۷ء ساکن گڑھی شاہو لاہور ڈاکخانہ میورو ڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ر جنوری ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کی کل قیمت ۷۴۵ روپے ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۲۰ روپے ماہوار ہے۔ (جو بطور گذارہ مجھے اپنے لڑکوں کی طرف سے ملتے ہیں) میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ میرے خاوند مرحوم کے ترکہ کی کل قیمت ۴۳۷۵ بنتی ہے۔ جس میں شریعت اسلامیہ کی رو سے میرا ۱/۸ حصہ ہے۔ جس کی قیمت ۵۴۷ روپے ہے۔ میں انشاء اللہ اس کا ۱/۱۰ حصہ یعنی ۵۵ روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔

ترکہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

۱۔ ایک مکان پختہ واقعہ محلہ ٹھٹھیاں پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور جس کی قیمت اس وقت ۱۴۷۵ روپے پڑ رہی ہے۔

۲۔ پبلک ٹریڈنگ کمپنی پٹھانکوٹ انڈر لیکوڈیشن میں ۲۴۰۰ روپے کا جھگڑا چل رہا ہے۔ اس کی وصیت اس شرط پر ہے۔ کہ ہمارا روپیہ کمپنی میں سے وصول ہو جائے۔

۳۔ ایک مکان نیم پختہ واقعہ گلی بلاں بٹالہ ضلع گورداسپور اس میں ایک کوٹھری میرے دیور کی ملکیت ہے۔ باقی مکان کی قیمت کا اندازہ ۵۰۰ روپے ہے۔ فقط نشان انگوٹھا مہرالنساء موصیہ

گواہ شد:- عبدالجلیل عشرت بی۔ اے آنرز بقلم خود پسر موصیہ

گواہ شد:- محمد عبدالرؤف خاں بی۔ اے پسر موصیہ

گواہ شد:- بشیر احمد بقلم خود سکرٹری مال حلقہ گڑھی شاہو۔

**۴۹۷۶** منکہ مرزا حمید احمد ولد صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قوم مغل عمر ۲۳ سال ایک ماہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ر فروری ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری ذاتی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ لیکن مجھے اپنے خرچ کے لئے مبلغ پندرہ روپے ماہوار حضرت والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی میری جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ نیز ماہوار آمد جو اس وقت مبلغ پندرہ روپے ہے کے بڑھنے پر اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آمد کا دسواں حصہ ساتھ ساتھ ادا کرتا رہوں گا۔ اور جائیداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان وفات پر ہو گی۔

العبد:- مرزا حمید احمد۔ گواہ شد۔ مرزا بشیر احمد والد موصی۔ گواہ شد۔ مرزا عزیز احمد [illegible]



## ضرورت رشتہ

۱۔ ایک مخلص احمدی موصی کیلئے جس کی عمر ۲۴ سال ہے۔ اور جو دس روپے ماہوار پر ملازم ہے۔ اور کھانا کپڑا ملازم رکھنے والے کے ذمہ ہے۔ کنوارا یا بیوہ رشتہ درکار ہے۔ ارائیں قوم کے رشتہ کو ترجیح دی جائے گی۔

۲۔ ایک مخلص احمدی کے لئے جس کی عمر ۳۵ سال ہے۔ اور پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ رشتہ درکار ہے۔ مذکور شیخ قوم سے ہے۔ اور ۲۰ روپے ماہوار پر عدالت دیوانی نواں شہر دوآبہ ضلع جالندھر میں ملازم ہے۔ قومیت کی کوئی شرط نہیں۔ خط و کتابت معرفت

میاں عطاء اللہ پلیڈر وکورٹ آرگنائزر سردار بہادر حکم سنگھ امرتسر

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں



**لکھنؤ** ۱۵ فروری۔ پٹنہ اور لکھنؤ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ان دونوں صوبوں میں کانگرسی وزارتیں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر مستعفی ہوگئی ہیں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وزیر اعظم بہار اور وزیر اعظم یوپی نے اپنے اپنے صوبے میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے جن کی تصدیق کرنے سے گورنروں نے انکار کر دیا۔ اس سلسلے میں ہری پورہ سے مسٹر سبھاش چندر بوس کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ ان کانگرسی وزارتوں نے جو کچھ کیا ہے۔ وہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی ہدایت کے مطابق کیا ہے۔ وزیر اعظم بہار نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔ میں وزارت کے عہدے پر متمکن ہونے سے اس وقت تک سیاسی قیدیوں کی رہائی کے موضوع پر گہرا غور و خوض کرتا رہا ہوں۔ میں نے اس سوال کے متعلق کئی دفعہ گورنر سے مذاکرہ کیا۔ مگر مجھے معلوم ہوا۔ کہ نا قابل اختتام بحثیں فائدہ نہیں دیں گی۔ بنا بریں میں نے فیصلہ کر لیا کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کا حکم صادر کر دوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا گورنر نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۶ (۵) کے ماتحت ایسے احکام کی منظوری سے اپنی معذوریت کا اظہار کیا۔ اس لئے میرے لئے مستعفی ہونے کے سوا اور کوئی چارہ کار باقی نہ رہا۔ لہذا میں اپنا استعفیٰ بھیج رہا ہوں۔ گورنر یوپی نے سیاسی قیدیوں کی رہائی سے متعلق مجلس وزراء کے خیالات سے اتفاق کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے آج عصر کے ۵½ بجے مجلس وزراء نے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔

**شولاپور** ۱۵ فروری۔ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے دن منانے کے سلسلہ میں جلوس نکالا گیا تھا۔ اس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ جس سے ۹ آدمی زخمی ہوئے۔ شہر میں سخت ہیجان اور اضطراب پیدا ہے دوکانداروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اور احتجاج کے طور پر اسرار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے

**لنڈن** ۱۵ فروری۔ دار العوام میں فلسطین سے متعلق وزیر مستعمرات سے ایک سوال کیا گیا۔ کہ جنرل نوری پاشا نے وزیر مستعمرات سے ملاقات کر کے عربوں اور یہودیوں کے تعلقات سے متعلق کوئی التماس کی تھی۔ مسٹر آرمزبائی گور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ جنرل نوری پاشا کچھ عرصہ پیشتر لنڈن آئے تھے۔ اور ایک قدیم دوست کی حیثیت سے ہماری ملاقات ہوئی۔ ہماری گفت و شنید بالکل غیر رسمی تھی۔ جنرل نوری پاشا نے عراق کے نمائندہ کی حیثیت سے بات چیت نہیں کی تھی۔ اس جگہ کسی باقاعدہ درخواست کی ترسیل کا ذکر نہیں ہوا تھا۔

**ہنکاؤ** ۱۵ فروری۔ مشرق بعید کی جنگ سے متعلق آمدہ تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ چینی حکام روس کی طرف سے مداخلت کی امید سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں آغاز جنگ کے وقت انہیں توقع تھی۔ کہ جاپان کے خلاف روس ضرور چین کی امداد کرے گا۔ لیکن اب نئے روسی سفیر کے طرز عمل کی وجہ سے یہ توقع خواب پریشان بن کر رہ گئی ہے۔ حکومت چین نے روس سے امداد کے لئے پے در پے درخواستیں کیں۔ لیکن ماسکو نے اسے درخور اعتنا نہ سمجھا۔

**مدراس** ۱۵ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گنٹور نے حکومت مدراس کو اطلاع دی ہے۔ کہ تمباکو کمپنی کپرالہ کے مزدوروں کے جھگڑے نے فساد کی صورت اختیار کر لی۔ جس کے نتیجہ میں پولیس نے گولی چلا دی۔ دو مزدور ہلاک ہوئے۔

**شنگھائی** ۱۵ فروری۔ چین کے صوبہ ہونان میں جاپانیوں کے حملے بدستور جاری ہیں۔ وہ صدر مقام کو فتح کر کے ۰ میل آگے نکل گئے ہیں۔ تازہ اطلاع ہے۔ کہ چینی اور جاپانی فوجوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ جس میں ہزاروں سپاہی کام آئے۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ۱۰ ہزار چینیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

**غازی آباد** ۱۵ فروری۔ کل مسٹر محمد علی جناح غازی آباد میں آئے وہاں ایک تقریر کے دوران میں مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ اگر تم باعزت زندگی بسر کرنا چاہتے ہو۔ تو اپنی حالت کو درست کرو اور منظم ہو جاؤ۔ اگر مسلمان اپنے اندر قوت پیدا نہ کریں گے۔ تو ان کی اس ملک میں کوئی عزت نہ ہوگی۔ مسلمانوں سے زیادہ ہندوستان کی آزادی کی کوئی دوسری قوم خواہاں نہیں۔ لیکن ہندوستان کی آزادی کے ساتھ ساتھ اسلام اور مسلمانوں نیز دوسری اقلیتوں کی بھی آزادی ہونی چاہیئے۔

**لاہور** ۱۵ فروری۔ بہار اور یوپی کی وزارتوں کے مستعفی ہو جانے کے بعد آج شام ڈاکٹر خان صاحب صوبہ سرحد سے بذریعہ ٹیلیفون ملاقات کی گئی۔ اور انہیں بتایا گیا۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق دو صوبوں کی وزارتوں نے استعفے داخل کر دیئے ہیں ڈاکٹر خان صاحب نے کہا۔ کہ جونہی ورکنگ کمیٹی کی طرف سے مجھے حکم ملا۔ میری وزارت اسی وقت مستعفی ہو جائے گی۔

**ہری پورہ** ۱۵ فروری۔ بہار اور یوپی میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ پر کانگرسی وزارتوں اور گورنروں کے درمیان اختلاف کی وجہ سے اول الذکر کے استعفوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر سبھاش چندر بوس نے ایک بیان شائع کیا ہے جس کے دوران میں آپ نے کہا کہ کانگرسی وزارتوں نے جو کچھ کیا ہے۔ وہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق کیا ہے۔ بہار اور یوپی کی کانگرسی وزارتوں کے مستعفی ہونے پر دہلی کے حلقوں میں اظہار افسوس کیا جا رہا ہے لیکن کسی قسم کا تعجب نہیں ظاہر کیا جاتا۔

مندرجہ بالا دونوں صوبوں میں پیدا شدہ صورت حالات کے متعلق ابھی تک کوئی سرکاری بیان شائع نہیں کیا گیا۔

**ہری پورہ** ۱۵ فروری۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کو اطلاع ملی ہے۔ کہ چونکہ گورنر جنرل نے اپنے خاص اختیارات استعمال کر کے سیاسی قیدیوں کی رہائی سے متعلق وزراء کابینہ سے عدم اتفاق کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے پنڈت پنت وزیر اعظم اور کابینہ یوپی کے دوسرے ارکان مستعفی ہو گئے ہیں۔ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں بعد دوپہر اس موضوع پر زبردست بحث ہوتی رہی۔ مگر ابھی تک اس امر کا احتمال پیدا نہیں ہوا۔ کہ ورکنگ کمیٹی دوسرے کانگرسی صوبوں کی وزارتوں کو اسی قسم کے اقدام کا مشورہ دے گی کانگرس ورکنگ کمیٹی حالات کا اچھی طرح جائزہ لے گی۔ اگر بہار اور یوپی کے آئینی تعطل نے زیادہ خطرناک صورت اختیار کر لی۔ تو اس صورت میں دوسری کانگرسی وزارتوں کو بھی ایسا ہی اقدام کرنے کا مشورہ دیا جائے گا۔ مگر مستقبل قریب میں اس کا کوئی احتمال نظر نہیں آتا۔

**پٹنہ** ۱۵ فروری۔ ۷½ بجے شام آنریبل مسٹر سری کرشن سنہا وزیر اعظم گورنر سے ملنے کے لئے گورنمنٹ ہاؤس گئے وزارت کا استعفیٰ اس سے چند منٹ پیشتر بھیج دیا گیا تھا۔ گورنر نے شمالی بہار کا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ وزیر اعظم اور وزیر مالیات گورنمنٹ کوارٹر خالی کر رہے ہیں

**بمبئی** ۱۵ فروری۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ ہری پورہ میں کانگرس کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ حکومت بمبئی نے امتناع مسکرات کے بارے میں اپنی پالیسی کے مطابق سارے تعلقہ بارددلی اور تعلقہ منڈوی کے بعض حصوں میں دیسی اور ولایتی شراب۔ افیون اور چرس کی دوکانیں بالکل بند کر دی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس تعلقہ کے لوگوں نے پیشکش کی تھی۔ کہ وہ امتناع مسکرات کے بارے میں گورنمنٹ کی پالیسی سے تعاون کرنا چاہتے ہیں۔

غلام احمد قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی